ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اَپ

اکتوبر- 2007

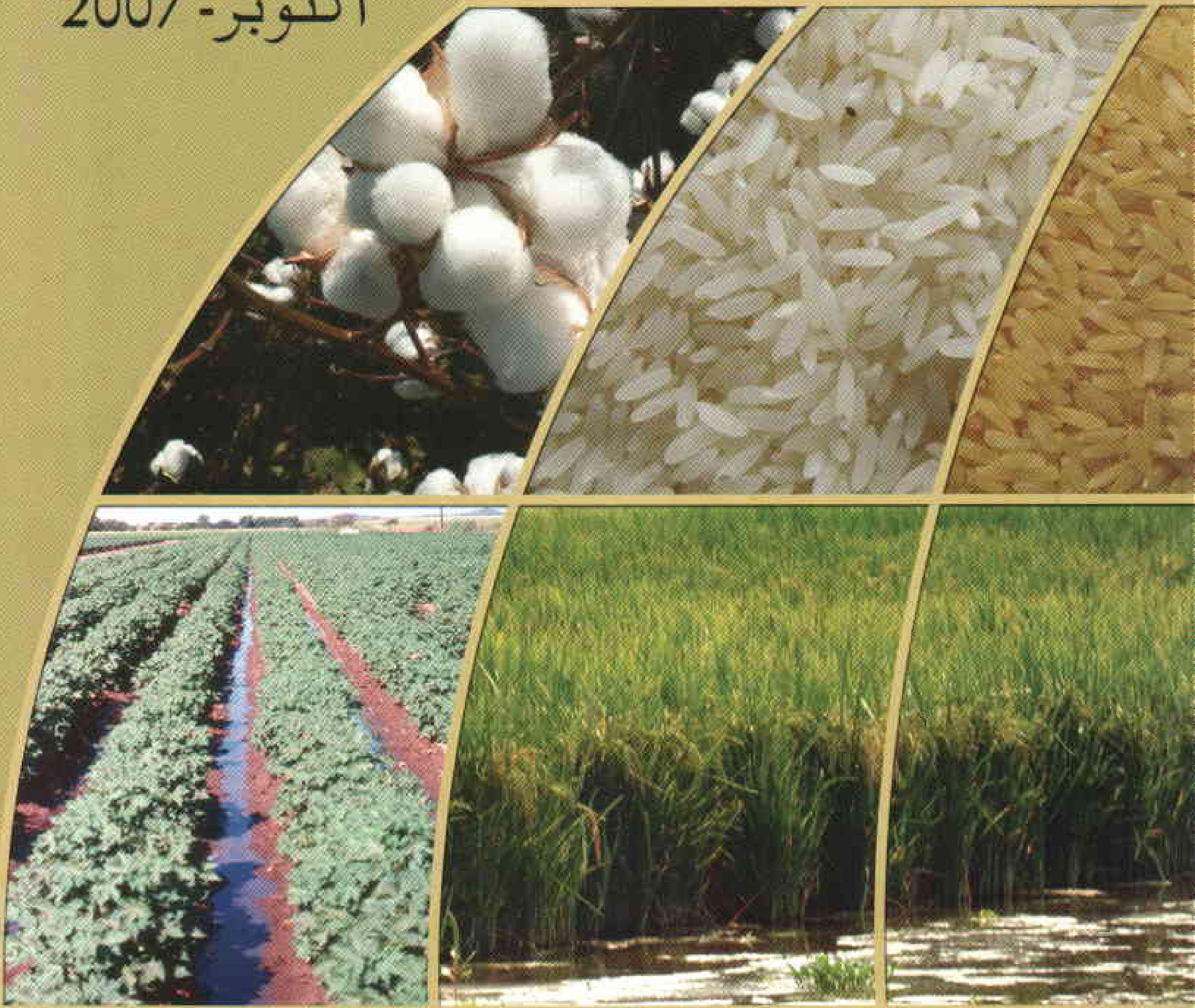

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامتِ زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب۔

21- ڈیوس روڈ، لاہور۔فون: 042-9201094, 9200754

کپاس

کی صاف چنائی ذخیرہ اور ترسیل

آلائشوں سے پاک اور معیاری کپاس پیدا کرنے پر کاشتکاروں کیلئے منتخب جننگ فیکٹریوں میں

50 روپے فی من اضافی قیمت کا اعلان

سفارشات:

چنائی

- چنائی اس وقت شروع کرنی چاہئے جب 50 فیصد سے زیادہ ٹینڈے پوری طرح پک کر کھل جائیں تاکہ اعلیٰ معیاری کپاس دستیاب ہو سکے۔
- چنائی شروع کرنے کا موزوں ترین وقت صبح 10:00 بجے کے بعد کا ہوتا ہے۔ جس وقت کھلے ٹینڈوں پر سے رات کی شبنم اڑ جائے تاکہ کپاس بدرنگ نہ ہونے پائے اور نمی کی وجہ سے جننگ کے دوران مشکلات کا سامنا بھی نہ ہو۔
- چنائی کرنے والی عورتوں کے بال سوتی دوپٹہ سے اس طرح باندھیں کہ بال گر کر چنی ہوئی پھٹی میں شامل نہ ہونے پائیں۔
- چنائی پودے کے نچلے حصے سے شروع کریں اور بتدریج اوپر کو چنائی کرتے جائیں تاکہ نیچے کے کھلے ہوئے ٹینڈے اوپر کے ٹینڈوں کی پتیوں، شاخوں یا کسی دوسری چیز کے گرنے سے آلودہ نہ ہوں۔
- چنائی کے دوران چنی ہوئی پھٹی کو صاف اور خشک کپڑے پر رکھا جائے اور اس کے بعد خشک جگہ پر اکٹھا کیا جائے تاکہ پھٹی آلودگی سے محفوظ رہ سکے۔
- کپاس کی دو چنائیوں کا درمیانی وقفہ کم از کم 15 سے 20 دن ہونا چاہیے۔ جلدی چنائی کرنے سے غیر معیاری اور کچا ریشہ حاصل ہوتا ہے۔ ایسی روئی کی قدر و قیمت مقامی اور عالمی منڈی میں کم ہو جاتی ہے۔
- کپاس کو صرف کپاس کے سوت سے بنے ہوئے کپڑے کے بوروں میں ہی رکھیں۔ سلائی کیلئے صرف سوتی ڈوری استعمال کی جائے۔ یاد رکھیں پٹ سن کے بورے، پٹ سن کے سیبے اور پولی پروپلین کے بوروں کا استعمال قانوناً جرم ہے۔
- سوتی بوروں میں روئی بھرنے سے پہلے ناکارہ اور نیم پختہ ٹینڈوں و دیگر آلائشوں کو نکال دینا چاہیے تاکہ روئی کا معیار بہتر ہو سکے۔
- چنائی کرنے والوں کو اجرت پھٹی کی مقدار کے ساتھ ساتھ اس کی صفائی اور ستھرائی کی بنیاد پر دی جائے یا تربیت یافتہ سپروائزر کے زیر نگرانی اجرت دی جائے تاکہ چنائی کرنے والے پھٹی کے معیار پر زیادہ توجہ دیں اور صرف مقدار کو اجرت کی کسوٹی نہ بنائیں۔
- چنی ہوئی کپاس میں نمی، کچے ٹینڈے، ٹینڈوں کے ٹکڑے، رسیاں، سوتلی، بال وغیرہ ہرگز شامل نہ ہونے دیں۔ اگر ہوں تو گودام میں لے جانے سے پہلے یہ تمام اشیاء ہاتھ سے چن کر نکال دیں۔
- بادل ہونے کی صورت میں چنائی نہ کی جائے۔

ذخیرہ

- کپاس کی چنائی کرنے کے بعد اسے صاف ستھری اور اونچی جگہ پر رکھیں۔
- کپاس کی آخری چنائی کی پھٹی علیحدہ رکھنی چاہیے کیونکہ وہ اعلیٰ معیار کی نہیں ہوتی۔ اگر یہ پھٹی پہلی چنائیوں میں ملا دی جائے تو تمام پھٹی کا معیار گر جائے گا۔
- کپاس کی مختلف اقسام کو علیحدہ علیحدہ رکھا جائے۔
- پھٹی کیلئے گودام بالکل خشک، صاف اور ہوادار ہونے چاہئیں۔
- پھٹی کے بڑے بڑے ڈھیر نہ لگائیں پھٹی کا ایک ڈھیر 100 من سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
- اگر پھٹی کے ڈھیر کھلے آسمان کے نیچے لگائے گئے ہوں تو بارش کی صورت میں اس کو ترپال سے ڈھانپ دیں۔ جب بارش بند ہو جائے تو ترپال اتار دیں۔
- کپاس کو زیادہ دیر تک گودام میں بند رکھا جائے کیونکہ اس سے کپاس کی کوالٹی متاثر ہوتی ہے۔

ترسیل

- کپاس کی ترسیل صرف اور صرف سوتی کپڑے کے بوروں میں کریں۔ پٹ سن کا بورا، پٹ سن کا سیبا اور پولی پروپلین کا بورا استعمال کرنا جرم ہے۔
- کپاس کی ترسیل اگر ٹرالی میں کرنی ہو تو ٹرالی اچھی طرح سوتی کپڑے سے ڈھانپ لیں اور اطراف میں لوہے کی جالی استعمال کریں۔
- کپاس کی سٹوریج اور ترسیل کے دوران سگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز کریں تاکہ آگ لگنے کے حادثے کا امکان نہ رہے اور سگریٹ کے ٹوٹے کپاس کو آلودہ نہ کریں۔

کپاس کے کاشتکاران سفارشات پر عمل کر کے مقامی طور پر زیادہ قیمت حاصل کریں اور معیاری کپاس کی برآمد سے ملک کیلئے زیادہ زرمبادلہ کے حصول میں اپنا قومی کردار ادا کریں

گندم

گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔ پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سال گندم کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلہ میں 10.5 فیصد زائد حاصل ہوئی۔ اپریل میں نئی فصل کے آتے ہی گندم کی قیمت منڈی میں کم ہو جاتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ گندم کا رقبہ بنیادی خوراک کے باعث باقی تمام فصلوں سے زیادہ کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کی کاشت بارانی اور نہری علاقوں میں بالترتیب اکتوبر اور نومبر میں شروع ہوتی ہے امسال زیادہ قیمتیں ہونے اور زیادہ بارشوں کی وجہ سے بارانی علاقوں میں گندم کے زیر کاشت رقبہ میں اضافہ کی توقع ہے۔ جس کے باعث گندم کی آئندہ سال پیداوار میں بھی اضافہ متوقع ہے۔ محکمہ خوراک گندم کی قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لیے ہر سال گندم ذخیرہ کرتا ہے۔ جو ستمبر کے بعد فلور ملوں کو اُن کی گنجائش کے مطابق فروخت کرتا ہے۔ جس سے زمینداروں کو فصل کی برداشت کے وقت مناسب قیمت مل جاتی ہے اور مڈل مین کا کردار کم ہونے کے باعث صارف کو بھی گندم کی مصنوعات مناسب قیمت پر میسر رہتی ہیں۔ اس کے باوجود بھی کچھ منافع خور عناصر گندم کی ناجائز برآمد کر کے ملک کے اندر اس کی رسد اور طلب کو غیر متوازن کر دیتے ہیں جیسا کہ اس سال ہوا اور لوگوں کو گندم اور آٹے کی زیادہ قیمتوں کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے گندم کی برآمد پر پابندی عائد کر دی تاکہ اس کی قیمتیں اعتدال پر رہیں۔ اس سال بھی محکمہ خوراک نے 26 ملین ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

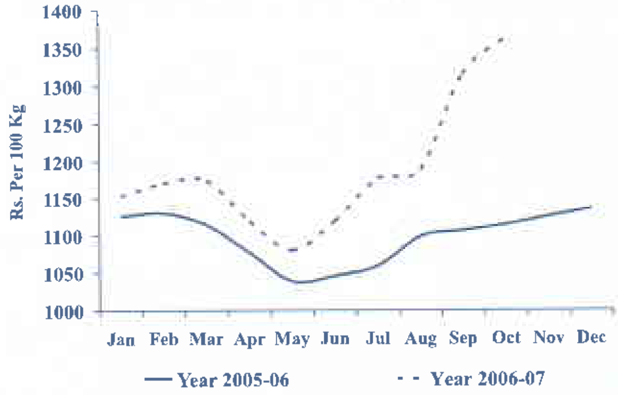

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت **1361** روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ ستمبر کی **1314** روپے فی کوئنٹل قیمت سے **3.61** فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں کی نسبت **22.76** فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گندم کی بڑی مقدار برآمد ہونے کی بناء پر مقامی منڈیوں میں رسد طلب کے مقابلہ میں کم ہو گئی اور قیمت بڑھنا شروع ہو گئی گندم اور اسکی تیار کردہ مصنوعات کی قیمت کو اعتدال پر رکھنے کیلئے حکومت نے انکی برآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔ گندم کی قلت ہونے کی وجہ سے آئندہ ماہ گندم کی قیمتیں زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ اکتوبر، گذشتہ ماہ ستمبر اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	1435	1410	1124	1.77	27.67
فیصل آباد	1325	1323	1122	0.15	18.09
سرگودھا	1379	1285	1112	7.32	24.01
ملتان	1388	1309	1093	6.04	26.99
گوجرانوالہ	1257	1224	1088	2.70	15.33
اوکاڑہ	1342	1322	1081	1.51	24.18
راولپنڈی	1388	1336	1175	3.89	18.13
رحیم یارخان	1376	1302	1076	5.68	27.88
اوسط	1361	1314	1109	3.61	22.76

مکئی

مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔انسانوں اور جانوروں کی خوراک کا اہم جزو ہونے کے باعث یہ ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 52 فیصد ہے۔ جو چند سال پہلے 42 فیصد تھا۔ پنجاب کے پیداواری حصے میں اضافہ منڈی میں اس کی بڑھتی ہوئی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔جس کو ترقی دادہ ہائبرڈ اقسام سے پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔مکئی کی خریف کی فصل منڈی میں آنا شروع ہوگئی ہے جو نومبر دسمبر تک منڈی میں آتی رہے گی مگر بین الاقوامی منڈی میں خوردنی تیل (پام آئل) کی قیمتوں میں بے انتہا اضافہ کی وجہ سے مقامی کاروباری اور مل مالکان حضرات منڈی سے مکئی کی خرید زیادہ کررہے ہیں جبکہ فیڈ میں استعمال ہونے والی دوسری فصلیں جیسا کہ جوار، باجرہ، چاول ٹوٹا اور گندم کی قیمتیں زیادہ ہونے کی وجہ سے فیڈ ملوں نے بھی مکئی کی خرید بڑھا دی ہے۔مزید یہ کہ اس سال مکئی کی پیداوار میں کمی کی بھی خبریں ہیں۔اس طرح اگلے مہینوں میں مکئی کی قیمتوں میں مزید اضافہ متوقع ہے۔درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

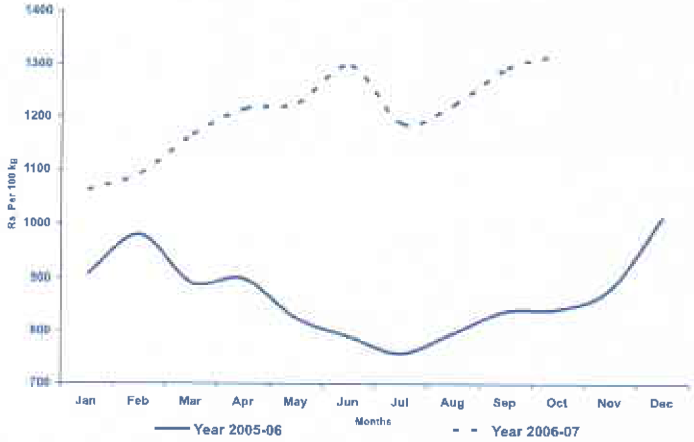

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1322 روپے فی کوئنٹل رہی۔جو کہ گذشتہ ماہ کی 1296 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 2.02 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں کی نسبت 57.19 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	1188	1125	825	5.60	44.00
فیصل آباد	1360	1375	833	-1.09	63.27
سرگودھا	1369	1453	795	-5.78	72.20
ملتان	1656	1552	888	6.70	86.49
گوجرانوالہ	1139	1175	830	-3.06	37.23
اوکاڑہ	1278	1119	865	14.21	47.75
راولپنڈی	1263	1275	844	-0.94	49.73
رحیم یار خان	1325	1295	850	2.32	55.88
اوسط	1322	1296	841	2.02	57.19

چاول سپر باسمتی

پاکستان میں گندم کے بعد چاول سب سے زیادہ بطور خوراک استعمال ہوتا ہے اور کم وبیش ہر اہم تقریب میں دسترخوان پر پایا جاتا ہے۔ جبکہ عالمی سطح پر چاول بطور بنیادی خوراک سب سے زیادہ کھایا جاتا ہے۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا زیادہ تر حصہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں کالر کے علاقے کے کچھ اضلاع کی آب وہوا اور زمین مخصوص خوشبودار چاول پیدا کرنے میں مشہور ہیں اور اسی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین الاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔ اس کی برآمد سے سالانہ لاکھوں روپے کا زرمبادلہ حاصل کیا جاتا ہے۔ درج ذیل گراف میں رواں سال اور گذشتہ سال کے دوران باسمتی چاول کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

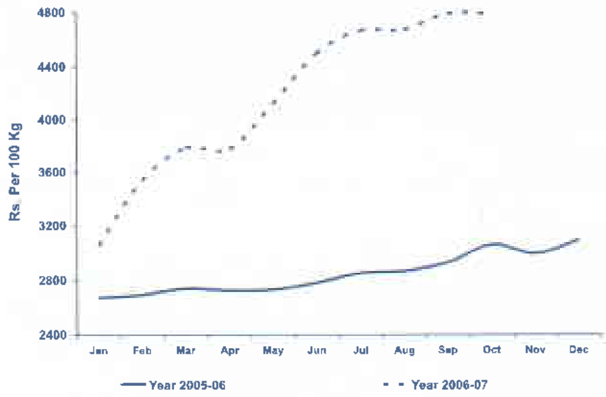

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں گزشتہ ماہ ستمبر کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔ جو کہ **4780** روپے فی کوئنٹل رہی ہے جو کہ گزشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں سے **67.98%** زیادہ ہیں۔ پچھلے دو سالوں سے چاول کی قیمتیں نہایت کم رہی تھیں۔ گذشتہ سال بین الاقوامی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی منڈی میں چاول باسمتی کی قیمتیں بڑھ گئیں اور پاکستانی برآمد کنندگان نے چاول برآمد کر کے خاطر خواہ زرمبادلہ کمایا۔ لیکن یہ قیمتیں اس وقت بڑھی تھیں جب کسان اپنی فصل فروخت کر چکا تھا۔ اس طرح ان قیمتوں کے بڑھنے کا کسان برادری کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ پچھلے سال زیادہ قیمتیں ہونے کی وجہ سے چاول کے زیرِ کاشت رقبہ میں اضافہ متوقع تھا۔ لیکن یہ اضافہ نہ ہو سکا کیونکہ اس وقت کماد کی ستمبر کاشت ہو چکی تھی اور خریف کی فصل بھی مکمل ہو چکی تھی۔ لہذا زمیندار چاول کے زیرِ کاشت رقبہ میں اضافہ نہ کر سکے اور پیداوار میں بھی پچھلے سال کی نسبت خاطر خواہ اضافہ نہ ہو سکا۔ لہذا اس بات کا امکان ہے کہ نومبر دسمبر میں چاول کی بھرپور نئی فصل آنے پر اس کی قیمتوں میں معمولی کمی آنے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	4650	4635	3200	0.32	45.31
فیصل آباد	4292	4292	2920	0.00	46.99
سرگودھا	4402	4391	2988	0.25	47.32
ملتان	4771	4813	3010	-0.87	58.50
گوجرانوالہ	4454	4375	2967	1.81	50.12
اوکاڑہ	4900	4900	2430	0.00	101.65
راولپنڈی	5405	5417	2850	-0.22	89.65
رحیم یارخان	5367	5408	2400	-0.76	123.63
اوسط	4780	4779	2846	0.03	67.98

چاول اری

چاول اری ملکی برآمدات میں اہم شمار ہوتا ہے اور اسکی سالانہ اوسط پیداوار تقریباً 1.9 ملین ٹن ہے۔ اسکی فی ایکڑ پیداوار باسمتی چاول سے زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن باسمتی چاول کے مقابلہ میں نسبتاً کم قیمت ہونے کی بناء پر پنجاب میں بہت کم اور زیادہ تر صوبہ سندھ میں کاشت کیا جاتا ہے۔ جب کہ صوبہ پنجاب اور بلوچستان بالترتیب پیداوار کی لحاظ سے دوسرے اور تیسرے درجہ پر ہیں۔ ان دنوں دھان کی نئی فصل منڈی میں آرہی ہے۔ لیکن طلب کے بڑھنے کے باعث اور گزشتہ سال چاول کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث اس سال دھان کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت 50 سے 80 فیصد زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں۔ تاہم نئی فصل کی آمد کی وجہ سے چاول کی قیمتوں میں گذشتہ ماہ کی نسبت معمولی کمی کا امکان ہے۔ چاول باسمتی 386 جو ممنوعہ ورائٹی ہے جو شکل وصورت کے لحاظ سے باسمتی سپر سے ملتی جلتی ہے لیکن کوالٹی اور قیمت کے لحاظ سے باسمتی سپر سے گھٹیا ہے۔ اس وجہ سے اس کی ملاوٹ باسمتی سپر میں با آسانی ہوسکتی ہے۔ لہذا ایکسپوٹر حضرات کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اس کی ملاوٹ سے گریز کریں تاکہ بین الاقوامی مارکیٹ میں ملکی ساکھ کو نقصان نہ پہنچے۔ اب اری دھان کی فصل منڈی میں آنا شروع ہوگئی ہے۔ جس وجہ سے اری چاول کی قیمتیں کم ہوگئی ہیں اور آئندہ ماہ بھی کم رہنے کی توقع ہے۔ درج ذیل گراف میں چاول اری کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

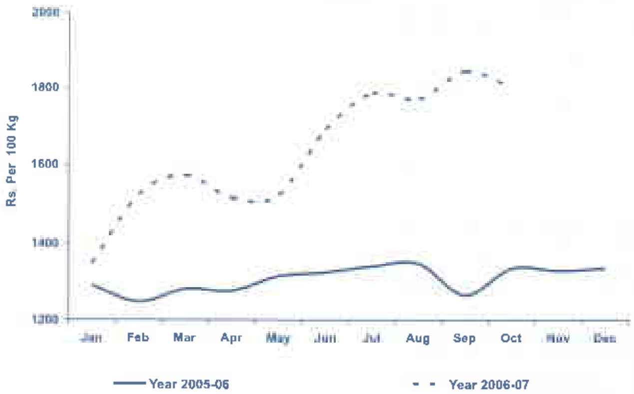

اس ماہ صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گزشتہ ماہ ستمبر میں چاول اری کی اوسط قیمت 1846 روپے فی کوئنٹل رہی جو ماہ اکتوبر میں کم ہوکر 1804 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ اور شرح کمی صرف 2.26 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلہ میں شرح اضافہ 33.36 فیصد ہے۔ جس کی وجہ گذشتہ سال پیداوار میں کمی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	1880	1905	1305	-1.31	44.06
فیصل آباد	1788	1810	1192	-1.22	50.00
سرگودھا	1705	1840	1370	-7.34	24.45
ملتان	1709	1782	1349	-4.10	26.69
گوجرانوالہ	1745	1781	1430	-2.02	22.03
اوکاڑہ	1900	1900	1450	0.00	31.03
راولپنڈی	1954	2075	1421	-5.83	37.52
رحیم یار خان	1750	1671	1304	4.73	34.19
اوسط	1804	1846	1353	-2.26	33.36

چینی سفید

کماد رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی فصل ہے اور بنیادی طور پر شکر حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اِس وقت ملک میں چلتے ہوئے 75 شکر سازی کے کارخانوں کی پیداوار کا دارومدار ملک میں کاشت ہونے والے کماد پر ہے۔ اور یہ کارخانے 5 ملین ٹن چینی سالانہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ پاکستان کماد کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا بھر میں پانچویں نمبر پر ہے۔ لیکن اسکی اوسط فی ایکڑ پیداوار (494 من)، عالمی اوسط فی ہیکٹر پیداوار (600 من) سے کافی کم ہے۔ اسکے علاوہ دوسرے ممالک کی نسبت پاکستان میں کماد کے فی ایکٹر پیداواری اخراجات بھی زیادہ ہیں۔ لیکن اس سال چینی کی بہتر قیمتوں کی وجہ سے رقبہ میں اضافہ ہوا۔ اس سال زیادہ بارشوں کے باعث کماد کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ متوقع ہے۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے شوگر مل مالکان کو ہدائت جاری کی ہیں۔ کہ زمینداروں کی فصل کو بروقت سنبھالنے کے لیے ملوں کو یکم نومبر سے چالو کریں۔ کرشنگ دیر سے شروع ہونے کی صورت میں کماد کی کاشت کے علاقوں میں گندم کی بوائی لیٹ ہونے کا خدشہ ہے۔ جس سے گندم کی فی ایکڑ پیداوار بھی کم رہنے کا امکان ہے۔ جو آئندہ سال گندم کی قیمتوں کو متاثر کرسکتی ہیں۔ انہی وجوہات کی بناء پر کماد کے زیر کاشت رقبہ میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا۔ درج ذیل گراف میں سفید چینی کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتیں ظاہر کی گئی ہیں۔

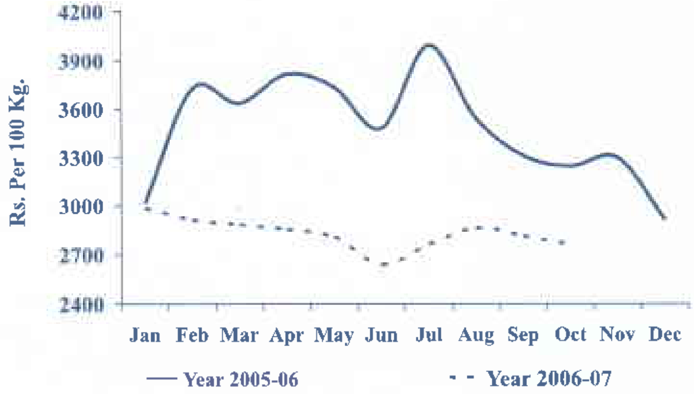

اکتوبر کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی جبکہ شرح کمی 1.92 فیصد رہی۔ ستمبر میں چینی کی قیمت 2813 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ اکتوبر میں کم ہو کر 2759 روپے فی کوئنٹل ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں قیمت میں شرح کمی 15.12 فیصد ہے۔ قیمتوں میں کمی کا رجحان حکومت کی بہتر حکمت عملی کا نتیجہ ہے۔ امسال شوگر ملوں نے یکم نومبر سے ملوں کو چالو کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لہذا نومبر میں نئی چینی کی آمد سے قیمتیں مزید کم ہونے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

تھوک قیمت فی کوئنٹل

منڈی	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	ستمبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2006) کی قیمتیں	اکتوبر 2007 کی قیمتوں کا ستمبر 2007 سے موازنہ	اکتوبر 2006 کی قیمتوں کا اکتوبر 2007 سے موازنہ
لاہور	2775	2812	3268	-1.32	-15.09
فیصل آباد	2740	2779	3180	-1.40	-13.84
سرگودھا	2745	2805	3264	-2.14	-15.90
ملتان	2683	2773	3201	-3.25	-16.18
گوجرانوالہ	2779	2847	3299	-2.39	-15.76
اوکاڑہ	2756	2827	3260	-2.51	-15.46
راولپنڈی	2828	2886	3287	-2.01	-13.96
رحیم یار خان	2767	2775	3247	-0.29	-14.77
اوسط	2759	2813	3251	-1.92	-15.12